© rasailojaraid.com

کتاب کے آغاز میں مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد کی تقاریظ سے معلوم ہوا کہ مولانا راحت گل نے سیاسی جدوجہد کا آغاز جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو کر کیا، جس کی انتہا جماعتِ اسلامی کی رفاقت پر منتج ہوئی۔

کتاب چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا کے سوانحی حالات، علمی، دینی، تبلیغی اور جہادی خدمات، جہادِ افغانستان میں عملی شرکت، جہادی رہنماؤں اور گورباچوف کے نام خطوط، سوویت یونین کے خلاف جہاد کرنے والے گلبدین حکمت یار، برہان الدین ربانی، احمد شاہ مسعود، استاد عبدالرب سیاف اور دوسرے دور میں ملا محمد عمر سے ملاقاتیں، تأثرات، تبصرہ وتجزیہ، افغانستان کے دس سے زائد اسفار اور وہاں کی قیادت سے ملاقاتوں کے تفصیلی احوال اور بہت کچھ اس کتاب میں شامل ہے۔

مولانا کے فرزند وجانشین مولانا سید العارفین نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اپنے والد ماجد کی سوانح وخدمات پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ موصوف خود اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کے ساتھ افغانستان کے اسفار میں ساتھ تھے۔ انھوں نے بہت قریب سے ان کا مشاہدہ کیا اور اس کتاب میں سمو دیا۔ (تبصرہ: سید عطاء المنان بخاری)

● **تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ**　　ترتیب وتدوین: مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

ضخامت: ۸۶۴ صفحات　قیمت: درج نہیں　ملنے کا پتا: مکتبہ انور شاہ، جامعہ عربیہ، چنیوٹ (ضلع جھنگ)

امتِ مسلمہ کو جتنا نقصان اسلام کے نام پر اٹھنے والے فتنوں سے ہوا اتنا کفار ومشرکین سے نہیں ہوا۔ یہود ونصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں، لیکن ان میں اسلام کے خلاف براہ راست لڑنے کی جرأت وہمت پہلے تھی نہ اب ہے۔ انھوں نے ہمیشہ چھپ کر اور پس منظر میں رہ کر اوچھا وار کیا۔ اسلام کے نام پر فتنوں کو پروان چڑھایا اور اُن کے ذریعے اسلام کے بنیادی عقائد پر حملہ کیا۔ فتنۂ ارتداد، انکارِ ختم نبوت، فتنۂ انکارِ زکوٰۃ، خوارج، روافض، سبائی اور ناصبی سب یہود ونصاریٰ کے پروردہ اور آلۂ کار فتنے ہیں۔

فتنۂ قادیانیت اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے۔ جس کا حسب ونسب فتنۂ ارتداد کے بانی مسیلمہ کذاب سے جاملتا ہے۔ ہندوستان پر انگریز قابض ہوا تو اس کے مقابلے میں سب سے بڑی مزاحمت مسلمان تھے۔ مسلمانوں کے عقیدہ وجذبۂ جہاد کو ختم کرنے اور امتِ مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے انگریز کو مرزا غلام احمد قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واعوانہٖ وانصارہٖ) جیسا چاپلوس، بدکردار، مفاد پرست، جھوٹا، فریبی، مکار اور دھوکے باز شخص میسر آ گیا۔ مرزا، اس کے خاندان اور اس کی ذریّت البغایا نے نصرانی حکمران انگریز کی ہمہ جہت دلاّلی، ایجنٹی اور خدمت گزاری کا حق ادا کیا۔ انگریز نے مرزا قادیانی اور اس کے حاشیہ نشیں ذلہ رباؤں کو اپنا خود کاشتہ پودا قرار دیا جس کا اعتراف خود مرزا نے بھی اپنی تحریروں میں کیا۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی گروہ نے انگریزی اقتدار کے دوام واستحکام کے لیے اپنی عزت، سرمایہ اور تمام صلاحیتیں وقف کر دیں اور اپنے آقائے ولی نعمت سے خوب انعام پایا اور اب تک سود در سود وصول کر رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسری طرف ہندوستان کے علماءِ حق نے اس فتنے کے خلاف صدائے جہاد بلند کی اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی تمام صلاحیتیں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور محاسبۂ قادیانیت کے لیے وقف کر دیں۔ انھوں نے حضور خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی لازوال محبت کا اظہار پوری ایمانی قوت کے ساتھ کیا اور ہر محاذ پر قادیانیوں کو ذلیل و رسوا کیا۔

۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی واصل جہنم ہوا۔ ۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء کو مرزا قادیانی کو مرے ہوئے سو سال ہو گئے۔ مرگِ مرزا کے سو سال پورے ہونے پر قادیانیوں نے ۲۰۰۸ء میں جشن منانے کا اعلان کیا۔

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں میں ایک نام ''انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ'' ہے۔ جس کے سربراہ فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم ہیں۔ انھوں نے اپنی جماعت کی مشاورت سے قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب کی سو سالہ جدوجہد پر ایک مضبوط و مدلل کتاب کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی تاریخ و ادب کے مطالعے کا خاص ذوق رکھتے ہیں اور فتنۂ قادیانیت کی تاریخ پر اُن کی گہری نظر ہے۔ وہ سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے ہیں۔ قرعۂ فال اُن کے نام نکلا کہ وہ ایک عظیم الشان کام کو اپنے ذمہ لیں اور مکمل کر دیں۔ چنانچہ مولانا مشتاق احمد چنیوٹی نے تین چار ماہ کی مختصر مدت میں محنتِ شاقہ کے بعد ''تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ'' مرتب فرما دی۔ انھوں نے تحفظ ختم نبوت کی تاریخ ساز جدوجہد کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے۔ ۱۸۸۴ء تا ۱۹۰۸ء، ۱۹۰۸ء تا ۱۹۵۳ء، ۱۹۵۳ء تا ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء تا حال ۲۰۰۸ء

مولانا مشتاق احمد نے علماء و مجاہدین اور اُن کی جماعتوں کی سعی و جدوجہد کو بغیر کسی تعصب کے من و عن زمانی ترتیب سے پیش کر دیا ہے۔ دیوبندی، اہل حدیث اور بریلوی مسالک کے علماء نے جو خدمات انجام دیں اُنھیں اختصار کے ساتھ اس کتاب میں سمو دیا ہے۔ نیز اس تحریک میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور اُن کی جماعت مجلس احرار اسلام کے کلیدی کردار کو بھی بلا کم و کاست جمع فرما دیا ہے۔ ''تحریک تحفظ ختم نبوت'' کے حوالے سے شائع ہونے والی اکثر کتابوں پر کسی خاص نقطۂ نظر کی چھاپ ضرور دکھائی دیتی ہے مگر مولانا کی کتاب اس زمرے میں نہیں آتی۔
مولانا مشتاق احمد چنیوٹی اس عنوان پر مزید محنت بھی فرما رہے ہیں اور اُن کا خیال ہے کہ وہ ایک اور کتاب بھی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی نصرت فرمائیں۔ (آمین) مولانا شیخ عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم، مولانا زاہد الراشدی اور مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی تقاریظ کتاب کی زینت ہیں۔ محاسبۂ قادیانیت کی سو سالہ جدوجہد پر ایک بہترین کتاب ہے جس کا تحریک ختم نبوت کے ہر کارکن کے پاس ہونا اشد ضروری ہے۔ (تبصرہ: کفیل بخاری)

☆☆☆

© rasailojaraid.com